سوال

میں اپنی بیوی کو ایک طلاق دے کر خوفزدہ کرنا چاہتا ہوں، میں نے بہت سے حل تلاش کرنے کی کوشش کی ہے لیکن کئی برسوں کے بعد اس حل کے سوا کوئی اور حل نہیں پاسکا کیا یہ طلاق ہوجائیگی یا نہیں ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

اول :

جس نے اپنی بیوی کو صریح الفاظ کے ساتھ طلاق دی اور اسے کہا : تجھے طلاق، یا تو مطلقہ ہے، تو اسے فوراً طلاق ہوجائیگی، چاہے اس سے اس کا بیوی کو خوفزدہ کرنے کا ارادہ ہو یا دھمکی اور مزاق کرنے کا؛ کیونکہ طلاق کے صریح الفاظ نیت کے محتاج نہیں ہوتے

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" طلاق صریح نیت کی محتاج نہیں، بلکہ وہ بغیر قصد و ارادہ کے بھی واقع ہوجاتی ہے، اس میں کوئی اختلاف نہیں چاہے اس سے خاوند مزاق کر رہا ہو یا پھر حقیقی طور پر کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"تین اشیاء کی حقیقت بھی حقیقت اور مذاق بھی حقیقت ہے : نکاح اور طلاق اور رجوع "

اسے ابو داود اور ترمذی نے روایت کیا ہے، اور ترمذی نے اسے حسن کہا ہے، ابن منذر کہتے ہیں : جن اہل علم سے ہم نے علم حاصل کیا ان سب کا اس پر اجماع ہے کہ طلاق کی حقیقت یا مذاق دونوں برابر ہیں " انتہی

دوم :

مسلمان شخص کو چاہیے کہ وہ اپنی زبان کو طلاق جیسے الفاظ سے محفوظ رکھے؛ کیونکہ طلاق کا معاملہ اتنا آسان نہیں جتنا سمجھا جاتا ہے، اور اس صورت سے معاملات کا علاج ممکن نہیں ہے، بلکہ چاہیے کہ بیوی کو اللہ کا خوف دلایا جائے، اور عورت کا اپنے خاوند کی مخالفت کرنا اور ان امور میں خاوند کی اطاعت نہ کرنا جن میں اللہ نے اطاعت کرنے کا حکم دیا ہے یہ کبیرہ گناہ شمار ہوتا ہے

اور یہ کس طرح نہ ہو حالانکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ کسی کے لیے سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کیا کرے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1159) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسی صحیح قرار دیا ہے

میرے سائل بھائی آپ کو یہ نصیحت ہے کہ آپ اپنی بیوی سے کیسٹ اور ایسے پمفلٹ کے ذریعہ رابطہ رکھیں جو خاوند اور بیوی کے مابین معاشرت کا علاج کرتی ہوں، اور اس کے

ساتھ وعظ و نصیحت بھی ہو، اور اگر اس کی حالت نہ سدھرے اور درست نہ ہو تو آپ اس کو بستر میں علیحدہ کر دیں، اور اگر اس سے بھی فائدہ نہ ہو تو پھر اسے اتنا ماریں کہ اسے زخمی نہ کرے اور ہڈی وغیرہ نہ توڑے

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور جن عورتوں کی نافرمانی اور بد دماغی کا تمہیں خوف ہو انہیں نصیحت کرو، اور انہیں الگ بستروں پر چھوڑ دو اور انہیں مار کی سزا دو پھر اگر وہ تابعداری کریں تو ان پر کوئی راستہ تلاش نہ کرو، بے شک اللہ تعالی بڑی بلندی اور بڑائی والا ہے النساء (34).

شیخ سعدی رحمہ اللہ اس کی تفسیر میں کہتے ہیں :

" اور جن عورتوں کی نافرمانی اور بد دماغی کا آپ کو خوف ہو" یعنی وہ اپنے خاوند کی اطاعت نہ کریں، کہ قولی اور فعلی نافرمانی کریں، تو انہیں آسان سے آسان طریقہ سے ادب سکھایا جائے

" تو انہیں وعظ و نصیحت کرو"

یعنی خاوند کی اطاعت اور اس کی نافرمانی میں ان کے سامنے اللہ کا حکم بیان کرو، اور انہیں اطاعت کرنے کی ترغیب دلاؤ اور نافرمانی سے ڈراؤ، اگر تو وہ باز آجائے تو یہی مطلوب ہے، وگرنہ پھر خاوند اسے بستر میں علیحدہ چھوڑ دے، کہ اس سے اتنی مقدار میں مجامعت و مضاجعت نہ کرے جس سے مطلوب حاصل ہو جائے، اور اگر اس سے بھی فائدہ نہ ہو تو پھر اسے مارے لیکن وہ مار شدید نہ ہو کہ زخمی ہی کر دے، اور اگر ان امور میں سے کسی ایک کے ساتھ ہی مقصد حاصل ہو جائے اور تمہاری اطاعت کرنے لگیں تو :

" ان پر تم کوئی راستہ تلاش مت کرو"

یعنی جو تم چاہتے تھے وہ حاصل ہو گیا ہے لہذا اب انہیں پچھلے امور پر ڈانٹ ڈپٹ کرنے سے رک جاؤ، اور ان کی عیب جوئی مت کرو جس کا ذکر نقصاندہ ہو سکتا ہے، اور اس کے باعث شر و برائی حاصل ہوگی " انتہی

اور ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں :

یقینا اللہ تعالی بڑی بلندی والا اور بڑائی والا ہے "

یہ مردوں کو دھمکایا جا رہا ہے کہ اگر وہ عورتوں پر بغیر کسی سبب کے زیادتی کریں گے تو پھر اللہ سبحانہ وتعالی علی و کبیر ہے، اور وہ ان سے ان عورتوں پر ظلم کرنے کا انتقام ضرور لے گا " انتہی

خلاصہ یہ ہوا کہ :

ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ طلاق کے معاملہ میں جلد بازی سے کام مت لیں، کیونکہ ہو سکتا ہے اس عورت کو طلاق ہو جائے اور پھر اس کی حالت سدھر ہی نہ سکے، اور اسے دوسری طلاق ہو جائے اور پھر تیسری طلاق اور اس طرح وہ آپ کے عقد سے ہی نکل جائے اور آپ ندامت کا اظہار کرتے پھریں جبکہ اس وقت نادم ہونے کا کوئی فائدہ ہی نہ ہو

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب